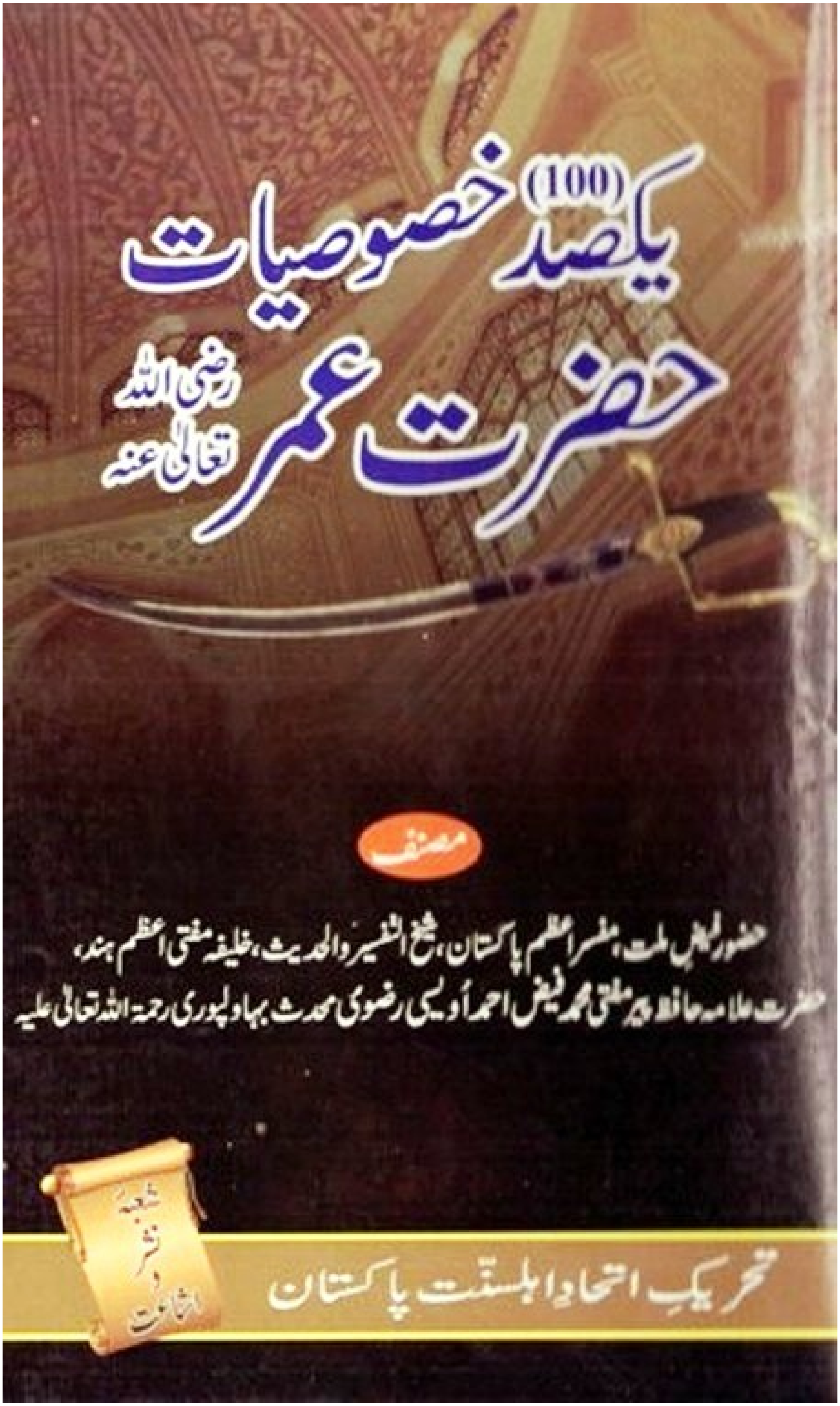

یکصد (100) خصوصیات
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصنف

حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،
حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شعبہ نشر و اشاعت

تحریکِ اتحادِ اہلسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نام کتاب : یکصد خصوصیات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سن اشاعت: محرم الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اکتوبر 2015ء
تعداد: 1000
سلسلہ مفت اشاعت نمبر: 81
ناشر: تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان (کراچی)
مرکزی دفتر: میمن ٹاؤن ٹاور، داتا اپارٹمنٹ، پولیس چوکی کھارادر، کراچی

﴿عرضِ ناشر﴾

"یکصد خصوصیات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ رسالہ تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان کی جانب سے شائع کیا جا رہا ہے۔ تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان کی جانب سے چار لاکھ سے زائد کتب اور رسائل المصطفیٰ اور لاکھوں کی تعداد میں پمفلٹ مفت تقسیم کئے گئے ہیں۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ سلسلہ مفت اشاعت کو مزید ترقی دینے کے لئے آپ ہمارے ساتھ مالی تعاون فرمائیں۔ شکریہ

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تاکہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

﴿پیش لفظ﴾

اہل علم کی عادت ہے کہ وہ اپنے فن کی بعض باتوں کو یکصد کے عدد پر قلمبند کرتے ہیں۔ فقیر نے محسن اسلام سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یکصد خصوصیات جمع کی ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم

مدینے کا بھکاری
الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارق حق و باطل امام الہدیٰ
تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام
ترجمان نبی ہمزبان نبی
جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اس رسالہ "یکصد خصوصیات عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" سے پہلے آپ کے مختصر حالات ملاحظہ ہوں۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۂ دوم ہونے کا معزز ترین شرف حاصل ہے۔ آپ کے اسلام لانے کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ دائرۂ اسلام میں آپ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو جو شان و شوکت اور غلبہ حاصل ہوا وہ اس سے قبل نہ تھا۔

عرب کے قبل از اسلام کے حالات بڑے ہی عجیب و غریب تھے، جن میں مار دھاڑ، لوٹ مار، معمولی باتوں پر جنگیں، انسانوں کی قربانی، بت پرستی، قبائلی جنگیں اور ذاتی انتقام جیسے واقعات شامل ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان ہی حالات میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کا زمانہ واقعہ عام الفیل سے بارہ سال سات ماہ بعد کا ہے لیکن ایک قول کے مطابق آپ کی پیدائش واقعہ فیل کے سترہ سال بعد ہے۔ آپ قریش کے شرفاء میں سے تھے۔ آپ کے اسلام لانے کے بعد ہی مکہ میں اسلام کا اعلان کیا گیا اور آپ کے اسلام لانے سے مسلمان میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ آپ کا شمار سابقین اولین میں سے ہے۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خسر ہونے کا فخر حاصل ہے۔ صحابہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ عالم و زاہد ہیں۔ آپ سے تقریباً ۵۳۹ احادیث مبارکہ مروی ہیں۔ اسلامی مؤرخین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کے حالات قلمبند نہیں کئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے قبضۂ شمشیر پر قدرت نے ۳۶ ہزار شہروں کی فتح موقوف رکھ دی تھی۔ تیرہ برس کی عمر میں آپ تین سو سپاہیوں کے سردار بنا کر قزاق بدوؤں سے قریش کے اونٹ چھڑانے کے لئے بھیجے گئے تھے، اس موقعہ پر جس جوانمردی اور اسیری سے آپ نے کام کیا، سخت تعجب اور آفرین سے دیکھنے کے قابل ہے اور پھر وہی جوانمردی اور شجاعت اسلام لانے کے بعد بھی رہی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد قریش کی شکستگی اور مسلمانوں کی طاقت دوگنی ہو جانا آپ کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ کی جسارت تاب طبیعت اور شجاعانہ حوصلہ اپنے آگے اتنے بڑے قوی ہیبت ناک دشمنوں کو کچھ نہ سمجھتا تھا۔

بیشمار احادیث و اقوال صحابہ و سلف آپ کے فضائل میں منقول ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی تو نہ تھے مگر صاحب کلام تھے اس دور میں اگر کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہے۔

ایک اور مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ عام طور سے عرفہ والوں پر اور خاص طور سے عمر پر فخر و مباہات فرماتا ہے۔

ابو اسامہ کا بیان ہے کہ لوگو! جانتے ہو حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کون تھے۔ سنو! یہ دونوں حضرات در حقیقت اسلام کے ماں باپ تھے۔

موافقات قرآن ﴿کم و بیش بیس مقامات پر قرآنی احکام حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کے موافق نازل ہوئے۔

بعض فضائل ﴿ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کو گورنر بناتے تو مندرجہ ذیل شروط عائد فرماتے۔ گھوڑے پر سواری نہ کرنا، میدہ کی روٹی نہ کھانا، باریک لباس نہ پہننا اور ضرورت مندوں کے لئے اپنا دروازہ کھلا رکھنا، ورنہ تم کو سزا دی جائے گی۔

حضرت حسن کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنے فرزند حضرت عاصم کو گوشت کھاتے دیکھ کر فرمایا کیا کھا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا گوشت کھانے کو جی چاہ رہا تھا۔ یہ سن کر فرمایا جب تو ہر چیز کھانے کے لئے چوری کرنے کو بھی تمہارا جی چاہے گا۔

حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد خلافت میں ایک اونی جبہ پہنے رہتے تھے جس میں چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے اور یہی لباس پہنے ہاتھ میں دُرّہ لئے بازار کی جانب تشریف لے جاتے اور لوگوں کو ادب وتہذیب سکھاتے تھے اور اگر راستہ میں پھٹا پرانا کپڑا یا کھجور کی گٹھلی مل جاتی تو اسے اٹھا کر کسی کے گھر میں ڈال دیتے تاکہ اس سے استفادہ کیا جاسکے۔

فتوحات ﴿ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ ہجری کو تختِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ کے عہد خلافت میں فتوحات کا تانتا بندھ گیا۔ چنانچہ دمشق، بصرہ، ایلیا چودہ ہجری میں فتح ہوئے، حمص اور بعلبک پر بذریعہ صلح قبضہ ہوا، پندرہویں ہجری میں اردن فتح ہوا، جبکہ طبریہ پر بذریعہ صلح اسلامی قبضہ ہوا، یرموک اور قادسیہ میں زبردست لڑائیاں لڑی گئیں۔ سولہ ہجری میں معرکہ جلولا پیش آیا جس میں یزدجرد کو شکست ہوئی اور وہ پسپا ہو کر مقام "رے" کی جانب بھاگ گیا۔ اسی سال تکریت اور بیت المقدس فتح ہوا، اسی سال بحرین پر فتح ہوئی اور حلب، انطاکیہ، منبج صلح سے فتح ہوئے اور سروج غلبہ سے فتح ہوا۔ اسی سال قرقیسا صلح سے فتح ہوا۔ ۱۸ ہجری میں نیشاپور صلح سے فتح ہوا۔ اس کے علاوہ کئی اور مقام فتح کئے گئے۔ ۲۰ ہجری میں مصر خون ریزی کے بعد فتح ہوا غرضیکہ فتوحات کا سلسلہ برابر جاری رہا اور ۲۳ ہجری تک ہزاروں شہر اور علاقے فتح کر لئے گئے تھے جن میں آذربائیجان، ہمدان اور طرابلس جیسے عظیم الشان شہر شامل ہیں۔ ۲۳ ہجری میں کرمان، سجستان، مکران وغیرہ فتح ہوئے اور اسی سال کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج سے آکر شہادت پائی۔

اصلاحات ﴿ تاریخ سن ہجری مقرر فرمائی، بیت المال قائم کیا، ماہِ رمضان میں باجماعت تراویح پڑھنے کی سنت جاری فرمائی، جاسوسی کا طریقہ رائج کیا، شرابیوں کو کوڑے لگوائے، دفاتر بنوائے، وزارتیں قائم کیں، پیمائش آرائی کرائی، باہر سے غلہ درآمد کرایا، گھوڑوں پر زکوٰۃ وصول کی، دُرّہ ایجاد کیا، چنانچہ ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے کہ یہ مقولہ بن گیا تھا کہ تمہاری تلوار سے عمر کا دُرّہ زیادہ خوفناک ہے، شہروں میں عدالتیں اور جج مقرر کیے، شہروں کو آباد کیا، مسافر خانے تعمیر کرائے، مسافروں کے لئے جابجا سہولتیں مہیا کیں، مسجد نبوی کی توسیع کی اور اس میں کنکریٹ کا فرش کرایا، جب کسی کو گورنر مقرر کرتے تو اس کی موجودہ مال ودولت کی فہرست طلب کرلیا کرتے تھے، فوجی دفتر ترتیب دیا، مردم شماری کرائی، نہریں کھدائیں، پولیس کا محکمہ قائم کیا، مساجد میں طریقہ وعظ مقرر کیا، معلموں اور مدرسوں کے مشاہرے مقرر کیے، قید خانے، مہمان خانے، سڑکوں اور پلوں کا انتظام کیا، سکہ جاری کیا۔

عرب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بہت بڑی نظیر انصاف اور بے رعایتی کی

ہے کہ ہمیشہ مختلف عہدوں پر ان ہی لوگوں کو مقرر کیا جو ان کے قابل تھے۔ چنانچہ کہیں تو آپ کے دور خلافت میں ایک بظاہر متمول شخص قریش کی ایک بہت بڑی جماعت پر حکومت کرتا معلوم ہوگا اور کہیں عیسائی یہودی خزانوں کے افسر دکھائی دیں گے اور کہیں زرتشتی پیمائش کرتے ہوئے معلوم ہوں گے۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادات وصفات اور اپنے فرائض خلافت کی انجام دہی کی مستعدی پر ایک نگاہ ڈالی جائے گی تو یہ معلوم ہوگا کہ ذمہ داریوں کی جواب دہی کا کتنا عمیق خیال آپ کے دماغ میں تھا۔ فرمایا کرتے تھے

> "اگر جنگل میں کہیں کوئی بھیڑ بھیڑیے کی دست برد میں آ کر
> ہلاک ہوجائے گا تو میرا خدا مجھ سے دریافت کرے گا کہ تو نے
> اس کی نگہبانی کیوں نہیں کی اور اس کو ہلاک کیوں ہونے دیا"

جس خلیفہ کا یہ خیال ہو اس سے زیادہ بہتر تندہی سے کون انتظام سلطنت کرسکتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابھی نماز عشاء پڑھ ہی چکا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس گھر میں تشریف لائے، میں نے عرض کی اے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کہاں؟ فرمایا میں خاص تمہارے لئے تم سے کچھ مدد لینے آیا ہوں۔ عرض کیا حضور! ارشاد فرمائیں میں حاضر ہوں، فرمایا ایک قافلہ کسی جگہ سے آکر فلاں مقام پر ٹھہرا ہے وہ لوگ چونکہ زیادہ تھکے ہوئے ہیں اس لئے وہ یقیناً سو رہے ہیں، اگر ان کی کوئی چیز جاتی رہی تو چونکہ وہ فصیل مدینہ منورہ کے باہر اترے ہیں مبادا کوئی صحرائی بدو قزاقی کرے تو اس کی جواب دہی کرنا ہوگی، میں تم سے صرف اس قدر مدد چاہتا ہوں تم بھی میرے ساتھ ان کی حفاظت

میں مدد دو۔ میں نے عرض کی بسر وچشم حاضر ہوں، پھر ہم دونوں وہاں پہنچے اور رات بھر پہرہ دیا، وہ لوگ شب گزرنے کے وقت بہت غافل ہوگئے تھے۔ صبح کو نماز کے وقت واپس تشریف لے آئے، کسی نے یہ نہ جانا کہ امیر المومنین نے چوکیدار کا فرض شب میں صرف ہماری حفاظت کی خاطر انجام دیا ہے۔

الغرض خدمتِ خلق میں بھی آپ نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ﴾ ایک مرتبہ کاشانۂ نبوت پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں، جس پر کوئی بستر نہیں ہے، جسم مبارک پر تہبند کے سوا کچھ نہیں، پہلو میں چٹائی کے نشانات پڑ چکے ہیں، گھر میں مٹھی بھر کے سوا کچھ نہیں۔ آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل گئے، استفسار فرمایا عمر کیوں روتے ہو؟ عرض کیا کیوں نہ روؤں، آپ کی یہ حالت ہے اور قیصر وکسریٰ دنیا کے مزے اُڑا رہے ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ ہمارے لئے آخرت اور ان کے لئے دنیا ہو۔

فائدہ ﴾ یہ پیار دراصل دل کی آواز ہے کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سادگی ناگوار ہے۔

نسبت کا ادب ﴾ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شفا بنت عبداللہ العدویہ کو بلا بھیجا وہ آئیں تو دیکھا کہ حضرت عاتکہ بنت اسید پہلے سے موجود ہیں۔ کچھ دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو ایک ایک چادر دی لیکن شفا کی چادر طول وعرض میں کم تھی۔ انہوں نے کہا میں عاتکہ سے زیادہ قدیم الاسلام اور آپ کی چچازاد بہن ہوں اور پھر آپ نے مجھے اس غرض کے لئے بلایا تھا جبکہ عاتکہ اتفاق

سے آگئی تھیں۔ فرمایا میں نے یہ چادر تمہیں ہی دینے کے لئے بلایا تھا مگر جب عائکہ آگئیں تو قرابتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آ گیا۔

فـــائـده ﴾ یہی ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر نسبت ہمارے ایمان کا زیور ہے۔ اسی لئے اہلسنت سادات کرام اور اہلِ بیتِ عظام کا ادب بانسبت دوسروں کے زیادہ کرتے ہیں کہ انہیں نسبت ہے ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کی سادگی** ﴾ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت غریبانہ لباس پہنتے جس پر کئی کئی پیوند لگے ہوتے تھے، بعض دفعہ آپ کے کرتے پر بارہ بارہ پیوند تک لگ جایا کرتے، آپ اپنے کاندھوں پر پانی کی مشک اُٹھاتے ہوئے بیوہ عورتوں کے لئے پانی بھرتے، کام کاج سے تھک جاتے تو گوشۂ مسجد میں فرشِ زمین پر لیٹ جاتے، اکثر خیمہ وشامیانے کے بغیر سفر کرتے، کسی درخت کے نیچے چادر بچھاتے اور وہیں سو جاتے، عام طور پر گیہوں کی روٹی زیتون کے ساتھ استعمال کرتے۔

ایک دفعہ بیت المال کا اونٹ بھاگ گیا، آپ اس کی تلاش میں دوڑ رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا آپ کسی غلام سے کیوں نہیں فرماتے کہ وہ آپ کو اونٹ تلاش کر کے دے۔ آپ نے فرمایا

انی عبد عبدمنی

مجھ سے بڑھ کر اس دنیا میں اور کون غلام ہو سکتا ہے۔

مســاوات ﴾ مسجد نبوی کے سوا کوئی دربار نہ تھا، وہیں بے تکلف بیٹھ کر کام انجام

دیتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے

> ''مجھے مسلمانوں کے بیت المال پر اسی قدر حق ہے جس قدر
> کسی یتیم کے سرپرست کو یتیم کے مال میں ہوتا ہے''

چھوٹے لوگ اُٹھ کر خلفاء کے اعمال پر بے تکلف گرفت کیا کرتے تھے۔ گورنروں سے عہد لیا جاتا تھا کہ وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا، دروازے پر دربان نہیں رکھے گا، اس کا دروازہ فریادیوں اور مظلوموں کے لئے ہر وقت کھلا رہے گا۔ جس کے گورنر کے متعلق یہ معلوم ہوتا کہ وہ بیمار کی عیادت نہیں کرتا یا کمزور اس کے دربار میں باریاب نہیں ہوتا وہ فوراً معزول کر دیا جاتا۔

گـورنـر کـو سـزا ﴾ عیاض بن غنم والیٔ مصر کے متعلق شکایت آئی کہ وہ باریک کپڑے پہنتا ہے اور دروازے پر دربان رکھتا ہے۔ شکایت ثابت ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مدینے طلب فرمایا اور کمبل کا ایک کرتہ پہنا کر بکریوں کے ایک گلے پر تعینات کر دیا کہ جنگل میں چراتے پھریں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے اپنے لئے ایک محل بنوایا تھا جس کی ڈیوڑھی میں آگ لگا دی کوئی شخص اس وقت کی حالت دیکھ کر یہ اندازہ نہیں کر سکتا ہے کہ کسی ایک شخص کو دوسرے پر ترجیح حاصل ہے۔

جـج مـعـزول ﴾ ابی بن کعب نے زید بن ثابت کی عدالت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مقدمہ دائر کر دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عدالت میں حاضر ہوئے تو زید بن ثابت نے تعظیم کی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تمہارا پہلا ظلم ہے، پھر فرمایا کہ جب عمر اور ایک عام آدمی تمہارے لئے برابر نہ ہوں، تم منصب قضا کے قابل نہیں سمجھے جا سکتے۔

جامع مسجد کوفہ کا سائبان جن ستونوں پر قائم کیا گیا تھا وہ نوشیرواں کی عمارت سے حاصل کیے گئے تھے۔ اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود تختِ نوشیرواں کے مالک تھے تاہم آپ نے اپنی مجوسی رعایا کو ان ستونوں کی قیمت ادا کی تھی۔

طریق اشاعت اسلام ﴾ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جس قدر اشاعتِ اسلام ہوئی بعد کے زمانوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس زمانے میں اشاعتِ اسلام کی سب سے بڑی تدبیر یہ تھی کہ غیر قوموں کے سامنے اسلام کا جو نمونہ پیش کیا جائے وہ ایسا ہو کہ خود بخود لوگوں کے دل اسلام کی طرف کھنچ آئیں۔ اس زمانہ میں لاکھوں غیر مسلم حلقہ اسلام میں داخل ہوئے، یہ سب کچھ مسلمانوں کے اعلیٰ کردار کا نتیجہ ہے۔

وہ اخلاق کیا تھے جنہوں نے دنیا بھر کے قلوب پر قبضہ کر لیا تھا، گورنر مصر کے فرزند نے ایک شخص کو بے سبب مارا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ نے گورنر کے سامنے اس کے فرزند کو اس شخص سے کوڑے لگوائے۔

حضرت عمرو بن عاص نے مصر کی جامع مسجد میں منبر بنوایا تو لکھ بھیجا کہ تم یہ پسند کرتے ہو کہ اور مسلمان نیچے بیٹھیں ہوں اور تم اوپر بیٹھو۔ ان ہی اخلاق عالیہ کا نتیجہ تھا کہ جب شام میں رومیوں کے بجائے مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی تو وہاں کے باشندوں نے بارہا یہ کہا کہ ہمیں مسلمان رومیوں کی بانسبت زیادہ محبوب ہیں۔ جنگِ یرموک کے وقت جب حمص خالی کیا تو ساتھ ہی عیسائیوں سے وصول کیا ہوا جزیہ بھی واپس کر دیا تو عیسائیوں اور یہودیوں پر مسلمانوں کی اس دیانت داری کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ روتے جاتے اور جوش سے کہتے جاتے تھے مسلمانو! خدا تم کو واپس لائے۔ یہودیوں پر اس

واقعہ کا اس سے بھی زیادہ اثر ہوا، انہوں نے قسم کھائی کہ جب تک ہم زندہ ہیں قیصر حمص پر قبضہ نہیں کر سکتا۔

عدل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴾ دنیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ابو شحمہ نے ایک مرتبہ شراب پی۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے ان پر اس طرح اسی (۸۰) کوڑے پورے کیے کہ وہ بیچارے انتقال فرما گئے۔

ازالۂ وہم ﴾ ابو شحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب نہیں نبیذ پیا تھا اور فوت بھی ہوئے تو طبعی مرض سے۔ اس کا مفصل بیان امام ابن الجوزی نے اپنی تصنیف "مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب" میں تحریر فرمایا ہے۔

بڑھیا کی کہانی ﴾ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے شام جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ ایک ضلع میں ٹھہرتے لوگوں کی شکایتیں سنتے اور دادرسی فرماتے۔ اسی سفر میں آپ نے ایک بڑھیا سے پوچھا عمر کا کیا حال ہے؟

بڑھیا نے کہا خدا اس کو غارت کرے، آج تک اس نے مجھے ایک حبہ بھی نہیں دیا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ اتنی دور سے تمہارا حال کیونکر معلوم کر سکتا ہے؟

بڑھیا نے کہا اگر معلوم نہیں کر سکتا ہے تو خلافت کیوں کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سخت رقت طاری ہوئی اور آپ رو پڑے، پھر بڑھیا کو راضی کیا اور اس سے راضی نامہ لکھوایا تب آپ کو قرار آیا۔

ہدیہ کا بدلہ ﴾ ایک سردار کا یہ دستور تھا کہ وہ ہر سال حضرت عمر فاروق رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اونٹ کی ایک ران بطور تحفہ اپنے غلام کے ہاتھ بھجوایا کرتا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ ران لے کر ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتے تھے اور خود ایک لقمہ بھی نہ لیتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں فریق ثانی یہی سردار تھا۔ اس سردار نے بڑے طمطراق سے دربار میں کہا امیر المومنین! ہمارے مقدمہ کا فیصلہ ایسا دوٹوک ہو جیسے اُونٹ کی ران کی بوٹیاں ایک دوسرے سے جدا ہوتی ہیں۔

یہ جملہ اُس بدبخت نے اس لئے کہا تھا تا کہ امیر المومنین سے ہر سال بھیجی جانے والی ران کا صلہ وصول کرے۔ حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً اس رمز کو جان گئے اور اُنہوں نے یہ مقدمہ حضرت عمرو بن العاص کے حوالے کر دیا۔

سردار نے ان کے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کیا، آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں کے ساتھ انصاف ہو اور تمھیں یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ عمر نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے۔

فائدہ﴾ اس جیسا استغنا دنیا میں ملنا محال ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بے مثال کارنامہ

رات نصف کے قریب گزر چکی تھی، مدینہ کے باہر ایک خیمہ نصب تھا، خیمہ کے دروازے پر ایک شخص تنہا بیٹھا تھا اور سامنے چراغ روشن تھا۔ اتنے میں ایک بارعب اور باوقار شخص مدینہ کی گلیوں میں گشت لگاتا ہوا شہر سے باہر نکلا اور اس خیمے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے صاحبِ خیمہ کو "السلام علیکم" کہا اور اس کے قریب بیٹھ کر

پوچھا، اتنی رات گئے تم خیمہ کے دروازے پر چراغ روشن کیے تنہا کیوں بیٹھے ہو؟ ابھی اس کے سوال کا جواب نہ ملا تھا کہ اندر سے عورت کے کراہنے کی آواز آئی۔ نو وارد نے دریافت کیا کہ یہ کون کراہ رہا ہے اور اسے کیا تکلیف ہے؟ خیمے والے نے جواب دیا کہ یہ میری بیوی کی آواز ہے، اس کو بچہ ہونے والا ہے اور کوئی عورت اس کے پاس نہیں جو اس کی مدد کرے، سخت پریشان ہوں کہ کیا کروں اور کہاں جاؤں۔ یہ سن کر نو وارد وہاں سے اُٹھا اور طویل فاصلے طے کر کے اپنے گھر آیا، اپنی بیوی کو نیند سے بیدار کیا اور کہنے لگا کہ "اللہ تعالیٰ نے تمھیں خدمت کا موقع دیا ہے چاہو تو اس سے فائدہ اُٹھاؤ اور ثواب کما لو"

جب اس عفیفہ نے وضاحت چاہی تو شوہر نے سارا ماجرا بیان کیا تو وہ کسی پس و پیش کے بغیر شوہر کے ساتھ روانہ ہوئی۔ دونوں میاں بیوی کئی میل کی مسافت طے کر کے بدو کے خیمے کے دروازے پر پہنچ گئے۔ بیوی اندر چلی گئی اور شوہر باہر بیٹھ کر بدو سے دل لگی اور تسلی کی باتیں کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد خیمے کے دروازے کے قریب آ کر نو وارد کی بیوی نے آواز دی "امیر المومنین! اپنے دوست کو خوشخبری سنا دیجئے کہ بدو کی بیوی کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے"

"امیر المومنین" کا لفظ سن کر بدو تو سکتے میں آ گیا۔ یہ امیر المومنین، مسلمانوں کے خلیفہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، یہ وہی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جن کی ہیبت سے قیصر و کسریٰ کانپ اُٹھتے تھے مگر عظمت و جلالت کا یہ مالک صرف ایک بارعب حکمران ہی نہ تھا بلکہ اس کا دل خدمتِ انسانیت کے جذبے سے اس قدر سرشار تھا کہ اس کی نظیر شاید ہی ملے۔ یہ وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو

زمانۂ جاہلیت میں بڑے سے بڑے سردار کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے، بڑے رعب داب اور شان و شوکت سے زندگی گزارتے تھے مگر اسلام قبول کرنے کے بعد یہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمتِ خلق کا پیکر بن گئے۔ ایک معمولی بدو کے لئے خود بھی زحمت اُٹھائی اور اپنی شریکِ حیات کو بھی خدمتِ خلق کے مقدس فریضہ میں شریک کرلیا۔ یہی اثر تھا اس تربیت کا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامنِ کرم سے وابستہ ہونے کے نتیجے میں رونما ہوا تھا۔

﴿فتوحات عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

تمام فاتحین میں یہ امتیاز صرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے کہ عہد فاروقی میں جو علاقے فتح ہوئے وہ عربی زبان کا وطن بن گئے۔ اسلامی علوم، اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی ثقافت کے مراکز کی حیثیت انہیں حاصل ہوگئی، کئی صدیاں گزر چکی ہیں، کئی انقلاب آئے، اقتدار نے کئی کروٹیں بدلیں، صلیبی حملوں کی شدت مسلسل ایک صدی تک جاری رہی لیکن اسلام کا جو گلستان حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں کھلایا تھا وہ آج بھی صدا بہار ہے۔ یہی علاقے قرآن اور علوم قرآن کے مراکز ہیں، سنتِ نبوی اور فقۂ اسلامی کی خیر و برکات سے آج بھی ان ممالک کے در و دیوار جگمگا رہے ہیں۔

یہ ہے وہ انقلاب جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخلصانہ کوششوں سے ان ممالک میں رونما ہوا۔ جس کا دائرۂ اثر ظاہری حدود تک ہی نہیں بلکہ عقل و دانش کی اونچی چوٹیوں اور دل کی بے کراں وسعتوں پر آج بھی اس کا پرچم لہرا رہا ہے اور قیامت تک اسی شان سے لہراتا رہے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

یہ ہیں وہ خصوصیات جن میں کوئی فاتح، کوئی جرنیل اور کوئی شہنشاہ آپ کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کرسکتا، آپ کے ان ہی کمالات کے باعث دنیا آپ کو فاروق اعظم کہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم کے طفیل خطاب کے بیٹے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرفراز فرمایا اور آغوشِ نبوت کے اس تلمیذ ارشد نے چار دانگِ عالم میں اسلام کا بول بالا کردیا۔

ان ممالک کا رقبہ اور
ان میں مسلم آبادی پر ایک نظر

ملک	رقبہ	مسلم آبادی
عراق	۱۶۷۹۲۵	۹۳فیصد
ایران	۶۳۶۳۰۰	۹۸فیصد
اردن	۳۷۷۳۸	۹۱فیصد
شام	۷۱۳۹۸	۸۷فیصد
مصر	۳۸۶۶۶۱	۹۷فیصد
لیبیا	۶۷۹۳۶۳	۹۶فیصد
لبنان	۳۹۵۰	۵۷فیصد

﴿حیاتِ فاروقی کے اہم واقعات﴾

۵بعثتِ نبوی	اسلام قبول کیا
۱ہجری	ہجرتِ مدینہ
۲ہجری	غزوۂ بدر میں شرکت
۳ہجری	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں دیا۔
۳ہجری	غزوۂ احد میں شرکت
۴ہجری	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایماء پر خواتین کے لئے پردے کا حکم خداوندی
۵ہجری	غزوۂ خندق میں شرکت
۶ہجری	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سفیر بنے۔
۷ہجری	صلح حدیبیہ کے دوران موجودگی ،غزوۂ خیبر میں شرکت
۸ہجری	فتح مکہ کی مہم میں شرکت
۹ہجری	مسلمانوں کے پہلے سفرِ حج میں شرکت

۱۳ہجری (۲۲جمادی الثانی)	خلافتِ فاروقی کا آغاز لشکرِ اسلام کی عراق روانگی ، خالد بن ولید کی معزولی ، معرکۂ یرموک ، یمن سے عیسائیوں کی جلاوطنی ، جنگ تحل یعنی (دلدل والی جنگ)
۱۴ہجری	عہدِ فاروقی میں فتح دمشق ، جنگ قادسیہ ، اردن اور بیروت کی فتوحات
۱۵ہجری	فلسطین فتح کرنے کی خوشخبری
۱۶ہجری	بیت المقدس کو مسلمانوں نے حاصل کرلیا
۱۷ہجری	اسلامی مملکت میں غذائی قلت اور زبردست قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے عہدِ فاروقی کی کامیاب تدابیر
۱۸ہجری	حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد جابیہ سے واپسی
۱۹ہجری	شام کا حاکم حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا ، اسی سال کوفہ کی فتح شہر کی تعمیر اور اسے چھاؤنی بنانا۔
۲۰ہجری	اصفہان ، قوس ، طبرستان اور آرمینیہ کی جانب ۵۲ ہزار سپاہ کی روانگی

۲۱ ہجری	جرجان، طبرستان، بیضا خزرا اور آرمینیہ کے روسی اور ایرانی علاقوں پر اسلامی لشکر کا قبضہ
۲۳ ہجری	جنازے کی چار تکبیروں کا فیصلہ اور نماز تراویح با جماعت پڑھنے کا حکم، نظامِ ڈاک، جاگیروں کی تنسیخ ہر مسلمان بچے کے لئے وظیفہ اور تجارتی مقصد میں استعمال ہونے والے گھوڑوں پر محصول
۲۳ ہجری	کرمان، ہرات، مردان، بلخ، خراسان اور سندھ، بلوچستان کے علاقوں میں لشکر فاروقی کی فتوحات، ہندوستان میں پیغامِ اسلام، ایرانی شہزادیوں کی گرفتاری اور آخری حج بیت اللہ، مصر اور قاہرہ کی تعمیر نو
۲۳ ہجری	مسجد نبوی میں قاتلانہ حملہ
۲۴ ہجری (یکم محرم)	شہادت اور روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کے قریب تدفین

﴿یکصد خصوصیات﴾

(1) جن کو محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے غلبۂ دین اور سطوتِ اسلام کے لئے دربارِ ربوبیت سے طلب کیا۔

(2) جن کو پروردگارِ عالم نے دینی ترقی کے لئے چن کر بھیجا۔

(3) جن کے ایمان لانے سے پہلے جبرئیل امین نے ان کی تشریف آوری کا مژدہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا۔

(4) جن کی تشریف آوری پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مرحبا کی آواز بلند فرمائی۔

(5) جن کے ایمان سے جملہ صحابہ کرام کے ایمان کو تقویت پہنچی

(6) جن کی آمد سے مسلمانوں کو خدا کے گھر میں عبادت کرنا نصیب ہوئی۔

(7) جن کے ایمان کی خوشی میں زمین نے اظہارِ مسرت کیا۔

(8) جن کے ایمان کی خوشی میں فلکِ نیلی فام رقص میں آیا۔

(9) جن کو کعبہ میں جاتے وقت سب صحابہ کرام سے آگے جانے کا شرف حاصل ہوا۔

(10) جن کی تشریف آوری کی خوشی میں دیوارِ حرم نے بوجہِ افتخار اپنا سرتابوش کردگار پہنچایا۔

(11) جن کے قدومِ میمنت لزوم نے زم زم کے آبِ شیریں کو سلسبیل کو ذائقۂ حلاوت بخشا۔

(12) جن کے کعبہ میں داخل ہونے اور تکبیر کہنے سے بت منہ کے بل گر گئے۔

(13) جن کو فاروق کا لقب دربارِ رسالت سے عطا ہوا۔

(14) "مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ" کے پیشِ نظر جن کی مٹی کا خمیر بہشت بریں کی مٹی سے بنایا گیا۔

(15) جنہوں نے کفر کو چیلنج کر کے بیت اللہ کے اندر مشرکین کے روبرو نماز کو ادا کیا۔

(16) جنہوں نے جنگِ بدر کے قیدیوں کے متعلق ان کے قتل کا مشورہ دیا۔

(17) غزوۂ تبوک کے موقع پر جنہوں نے اپنے مال کا نصف پیش کیا اور صاحب نبوت کی خوشنودی حاصل کی۔

(18) خاتم النبیین نے جن کے حق میں "لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ" فرمایا۔

(19) جن کی تقریر دلپذیر اور جرأت پذیری نے سقیفۂ بنی ساعدہ میں مہاجرین وانصار کا اختلاف مٹایا۔

(20) جن کی حکومت، عدالت، سیاست کو دیکھ کر سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو مسلمانوں کا ملجا و ماویٰ قرار دیا۔

(21) جن کی ذات بابرکات کو سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرحاں و شاداں تیم بالامر فرمایا۔

(22) جن کے لشکر کو دیکھ کر سیدنا حیدر کرار نے جند اللہ کا لقب عطا فرمایا۔

(23) جن کے مذہب کے شیر علی نے دین اللہ سے تعبیر کیا۔

(24) جن کی "یاساریة الجبل" والی آواز نے نہاوند میں غافل فوج کو جگا دیا۔

(25) جن کے مکتوبات کی برکت سے دریائے نیل جاری ہوا اور مشرکانہ رسم کا خاتمہ ہو گیا۔

(26) جن کی رائے کے مطابق آیت "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى" نازل ہوئی۔

(27) جن کی غیرت کی حمایت میں بے پردہ عورتوں کو پردہ ملا۔

(28) جن کے لفظ "مولا" کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر استعمال کرنے سے آیت "فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ" نازل ہوئی۔

(29) جن کی دعا پر حرمتِ شراب کا تصریحی حکم نازل ہوا۔

(30) منافق پر جنازہ نہ پڑھنے کے سلسلہ میں جن کی رائے کی تائید وحی الٰہی نے کی۔

(31) افک میں سیدہ عائشہ صدیقہ کے سلسلہ میں "سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ" کہنے پر موافقت قرآن نے فرمائی۔

(32) جن کے مقبوضاتِ اسلام کا رقبہ (۲۲۵۱۰۳) مربع میل تک پہنچ گیا۔

(33) جنہوں نے "حسبکم کتاب اللہ" کہہ کر مراد نبوت پوری فرمائی۔

(34) جن کے جواب میں "من یھد اللہ فلا مضل لھا" کی ترجمانی کی۔

(35) جن کی ہمنوائی اور تصدیق صاحب نبوت نے سکوت فرما کر کی، تو اہل بیت نے عملی طور پر فرمائی۔

(36) جن کی غیرت چار دانگ عالم میں مشہور ہوئی۔

(37) صدیق اکبر کے بعد جن کا بلا اختلاف خلافت کے انتخاب ہوا۔

(38) جو اپنے دورِ خلافت میں اگر ایک طرف ایران پر فوجیں بھیج رہے ہیں، قیصر وکسریٰ کے سفیروں سے تبادلۂ خیال کر رہے ہیں، ایران ومصر کے فاتحین کے نام فرامین جاری کر رہے ہیں، حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے باز پُرس کر رہے ہیں تو دوسری طرف بدن پر پیوند لگا ہوا کرتہ پہن رہے ہیں، سر پر پھٹا ہوا عمامہ اور پاؤں میں بوسیدہ چپل ہے۔

(39) جو کسی وقت منبر پر کھڑے ہو کر خدائی احکام سنا رہے ہیں تو کسی وقت مشکیزہ کندھوں پر رکھ کر بتاجوں، بے کسوں اور بیواؤں کو پانی پلا رہے ہیں۔

(40) جو دن کو خلافت کے امور سرانجام دیتے ہیں تو رات کو مدینہ کی گلیوں میں پہرہ دیتے نظر آتے ہیں۔

(41) جو غنی اتنے ہیں کہ شاہوں کے تاج آپ کے قدموں پر نثار ہیں لیکن سادہ اس قدر ہیں کہ بادشاہوں کے سفیر آپ کی سادگی کی وجہ سے پہچاننے میں بھول جاتے ہیں۔

(42) جو باطنی اقتدار کے معاملہ میں ظاہری وجاہت کو ہیچ سمجھتے ہیں۔

(43) جو دینی معاملات میں جس قدر سخت تھے، ذاتی معاملات میں اس سے زیادہ نرم تھے۔

(44) جنہوں نے تحفظ مال کے لئے بیت المال کا خزانہ قائم کیا۔

(45) جن کے حسن تدبر کی برکت سے عدالتیں قائم ہوئیں، قاضی مقرر ہوئے۔

(46) جن کی سیاسی قابلیت کے نتیجے میں فوجی دفتر قائم ہوئے اور والنٹیر وں (رضا کاروں) کی تنخواہیں مقرر ہوئیں۔

(47) جن کے مشورے سے دفتر مال قائم ہوا، پیائش کا طریقہ جاری ہوا۔

(48) جن کے رموز سلطنت کی تجربہ کاری کی برکت سے مردم شماری کی ترویج ہوئی۔

(49) جنہوں نے مفلوک الحال عیسائیوں اور یہودیوں کے روزینے مقرر کیے۔

(50) جنہوں نے شوکتِ اسلام اور حکومت کے رعب کے پیش نظر فوجی چھاؤنیاں مقرر فرمائیں۔

(51) جنہوں نے تحفظ قرآن کی غرض سے نماز تراویح کی جماعت کا باجماع صحابہ کرام فیصلہ فرما کر قیامت تک کے لئے امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا۔

(52) جنہوں نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے آرام کے لئے چوکیاں اور سرائیں بنوائیں۔

(53) جنہوں نے تراویح کو بیئت کذائیہ جاری فرما کر اُمتِ رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حفاظتِ قرآن کا موقعہ دیا۔

(54) جن کی بابرکت چادر سے محلہ کا محلہ آگ کی زد سے بچ گیا۔

(55) جن کے قدم کی حرکت سے مدینہ پاک زلزلے سے قیامت تک کے لئے محفوظ ہو گیا۔

(56) جنہوں نے خوفِ خدا کے پیش نظر بیت المال سے راشن کندھوں پر اُٹھا کر یتیموں تک پہنچایا۔

(57) جنہوں نے انسدادِ رشوت ستانی کے لئے عمال کی تنخواہیں زیادہ سے زیادہ مقرر فرمائیں۔

(58) جو امیر المومنین ہونے کے باوجود زید بن حارث کے سامنے مدعا علیہ بن کر پیش ہوئے۔

(59) جنہوں نے قضاۃ کا سلسلہ جاری فرما کر مسافروں کے لئے آسانی پیدا کر دی۔

(60) جنہوں نے تجوید قرآن کے سلسلہ میں عرب کو عربیت کی تعلیم کی تاکید فرمائی۔

(61) جنہوں نے اشاعتِ قرآن کی غرض سے شام، حمص، فلسطین کے علاوہ باقی مقامات پر قرآنی مدرسے قائم کیے۔

(62) جنہوں نے حفظ خداوندی کے لئے سورۂ بقرہ، سورۂ مائدہ، سورۂ نور کا یاد کرنا ضروری قرار دیا۔

(63) جنہوں نے ملک کی سیاست کے پیش نظر فوج کا اسٹاف، خزانے کا افسر، مترجم طبیب و جراح پر مشتمل فرمایا۔

(64) جن کے وجودِ مسعود کی برکت سے یزدگرد، مقدمۃ الجیش کا افسر کئی سو بہادروں سمیت مسلمان ہوگیا۔

(65) جن کے اسلامی دبدبہ کی وجہ سے قادسیہ، جلولا، حلوان، کتریب، خورستان، ایران، اصفہان، طبرستان، آذربائیجان، آرمینیہ، فارس، بحستان، مکران، خراسان، اردن، حمص، یرموک، بیت المقدس، اسکندریہ، طرابلس الغرب وغیرہ فتح ہوئے۔

(66) جن کی وجہ سے سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ شہر بانو سے نکاح کرکے باریاب ہوئے۔

(67) جن کے دروازے پر سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر شادی کے لئے تشریف لائے۔

(68) جنہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کو اپنے بیٹے پر ترجیح دے کر حقِ اخوت ادا کیا۔

(69) جنہوں نے عترتِ رسول کی قدر کر کے اپنے بیٹے کے عزم کو شہر بانو کی شادی کے معاملے میں ناکام بنادیا۔

(70) جن کی فتح و کامرانی ولادتِ امام کا باعث بنی۔

(71) جن کے کئے ہوئے عقد کو سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برقرار رکھا۔

(72) جن کے حوارئین اور گوشہ نشین کی گواہی سے سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقد نکاح ہوا۔

(73) جن کے دورِ خلافت میں فقہ کو تکمیل و ترقی نصیب ہوئی۔

(74) جن کی عدالت کا چرچا دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گیا تھا۔

(75) جن کی مجلسِ شوریٰ کے رکن اکابر صحابہ ہی ہوا کرتے تھے۔

(76) جن کی مساعی جمیلہ کی برکت سے صرف دورِ فاروقی میں چار ہزار مسجدیں تعمیر ہوئیں۔

(77) جو سادگی کے پیشِ نظر کسی درخت کے نیچے سوجانے سے بھی نہیں گھبراتے تھے۔

(78) جنہوں نے کعبہ معظمہ کے غلاف کو اعلیٰ قسم کے غلاف میں بدل دیا۔

(79) جنہوں نے حرم کی عمارت کو وسیع کر کے ارد گرد دیوار بنا کر عام آبادی سے ممتاز کردیا۔

(80) جنہوں نے قحط سالی کے علاج میں ۹۹ میل لمبی نہر پہاڑوں میں سے کھدوا کر دریائے نیل کو بحیرۂ قلزم سے ملادیا۔

(81) جنہوں نے نہر ابوموسیٰ کھدوا کر پیاسوں کی پیاس بجھادی۔

(82) جنہوں نے بڑے بڑے شہروں میں مسافر خانے بنوائے۔

(83) جنہوں نے مکہ اور مدینہ منورہ کے راستوں میں چوکیاں، حوض اور سرائیں تعمیر

کرائیں۔

(84) جنہوں نے اپنے گورنروں کو عدل وانصاف کی تلقین فرما کر رعایا پر احسان عظیم فرمایا۔

(85) جن کے متعلق تفسیر قتی نے "غلبت المؤمنون فارس فی امارة عمر" تسلیم کیا۔

(86) جن کو داماد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(87) جنہوں نے قضاۃ کو یہ آرڈر دیا کہ فیصلوں کے لئے قرآن اس کے بعد حدیث، اجماع، قیاس کو قبول کیا جائے۔

(88) جن کی جلال بھری نگاہ کو دیکھ کر والیان تاج وتخت بھی مرعوب ہو جاتے تھے۔

(89) جنہوں نے فتح بیت المقدس کے موقع پر باری باری چلنا تو منظور فرمایا مگر اونٹنی کو تکلیف نہ دی۔

(90) جو بیت المال سے راشن لے کر یتیموں کے دروازے پر پہنچے۔

(91) جنہوں نے مال غنیمت میں سے کبھی اپنے حصے سے زیادہ نہ لیا۔

(92) جو اس قدر محتاط تھے کہ بیت المال کے تیل سے جلتا ہوا چراغ اپنے کام کے لئے بجھا دیتے تھے۔

(93) جن کے متعلق عیسائی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر دنیا میں دوسرا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتا تو کفر کا نشان تک نہ ہوتا۔

(94) جنہوں نے فیصلۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اپیل کرنے پر منافق کو قتل کر دیا۔

(95) جن کے عہد میں ازواج مطہرات اور عترت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ماہانہ وظائف ملتے رہے۔

(96) جنہوں نے ایک زمانہ جاہلیت کا اقرار نامہ پڑھ کر "لاالعمر ولا بدیہ" فرمادیا۔

(97) جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں حجر اسود کو کہہ دیا کہ ہم تجھ کو نافع نہیں مانتے بلکہ تجھے بوسہ اس لئے دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ کو بوسہ دیا۔

(98) جن کی شکل دیکھ کر عیسائی عالم پہچان جاتے تھے۔

(99) جن کے بہشتی محل کو خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مشاہدہ فرمایا۔

(100) جن کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی میں بہشتی ہونے کی بشارت دی۔

هذا آخر مارقمه

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۱۴۲۳ھ، منگل قبل صلوٰۃ العصر

﴾جن کتابوں سے یہ تمام خصوصیات درج کی گئی ہیں﴿

صحیح البخاری
کنز العمال
طبقات ابن سعد
تاریخ الخلفاء
تفسیر ابن کثیر
مناقب عمر بن الخطاب
شیعہ ترجمہ مقبول
شیعہ تفسیر قمی
غزوات حیدری (شیعہ)
أصول کافی (شیعہ)

مشکوٰۃ المصابیح
زرقانی شرح مواہب لدنیہ
تاریخ الملوک والامم
تفسیر جلالین
خلاصۃ التفسیر
الفاروق
شیعہ تفسیر صافی
احتجاج طبری (شیعہ)
نہج البلاغۃ (شیعہ)
مراۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول

ان کتابوں کے علاوہ احادیث و تاریخ کی دیگر کتب سے بھی یہ تمام خصوصیات درج کی گئیں ہیں۔

جو ہو چکا ہے جو ہو گا حضور ﷺ جانتے ہیں
تیری عطا سے خدایا حضور ﷺ جانتے ہیں
عمر نے تن سے جدا کر دیا تھا سر جس کا
وہ اپنا ہے کہ پرایا حضور ﷺ جانتے ہیں
نبی ﷺ کا فیصلہ نہ مان کر وہ جان سے گیا
مزاج عمر کا ہے کیسا حضور ﷺ جانتے ہیں

قرآن شریف سیکھنے والے خواہش مند خواتین و حضرات رابطہ فرمائیں

مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان

داتا اپارٹمنٹ	میزنائن فلور، داتا اپارٹمنٹ، پولیس چوکی کھارادر، کراچی۔ صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
محمدی مسجد	کاغذی بازار میٹھادر، کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد **کھتری مسجد**	میٹھادر روڈ ٹاؤن، کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد **قاضی مسجد**	کاغذی بازار میٹھادر، کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد **قاضی مسجد**	(برائے خواتین) O.T 9/105 کاغذی بازار میٹھادر، کراچی صبح 8:00 بجے سے 11:00 دوپہر 2:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک
نزد **داتا اپارٹمنٹ**	(برائے خواتین) نرگس بیکری کے قریب، پولیس چوکی کھارادر، کراچی دوپہر 2:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک
لی مارکیٹ	ٹانگہ اسٹینڈ نزد ڈاکٹر حنیف کلینک صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک
نزد **بادامی مسجد**	کوکنی، میٹھادر، کراچی صبح 8:00 بجے سے 12:30 دوپہر 2:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

منجانب: مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان زیر انتظام: تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

پتہ: میزنائن فلور، داتا اپارٹمنٹ، پولیس چوکی کھارادر، کراچی

موبائل نمبر 0333-2316556,0333-3522403,03132162432

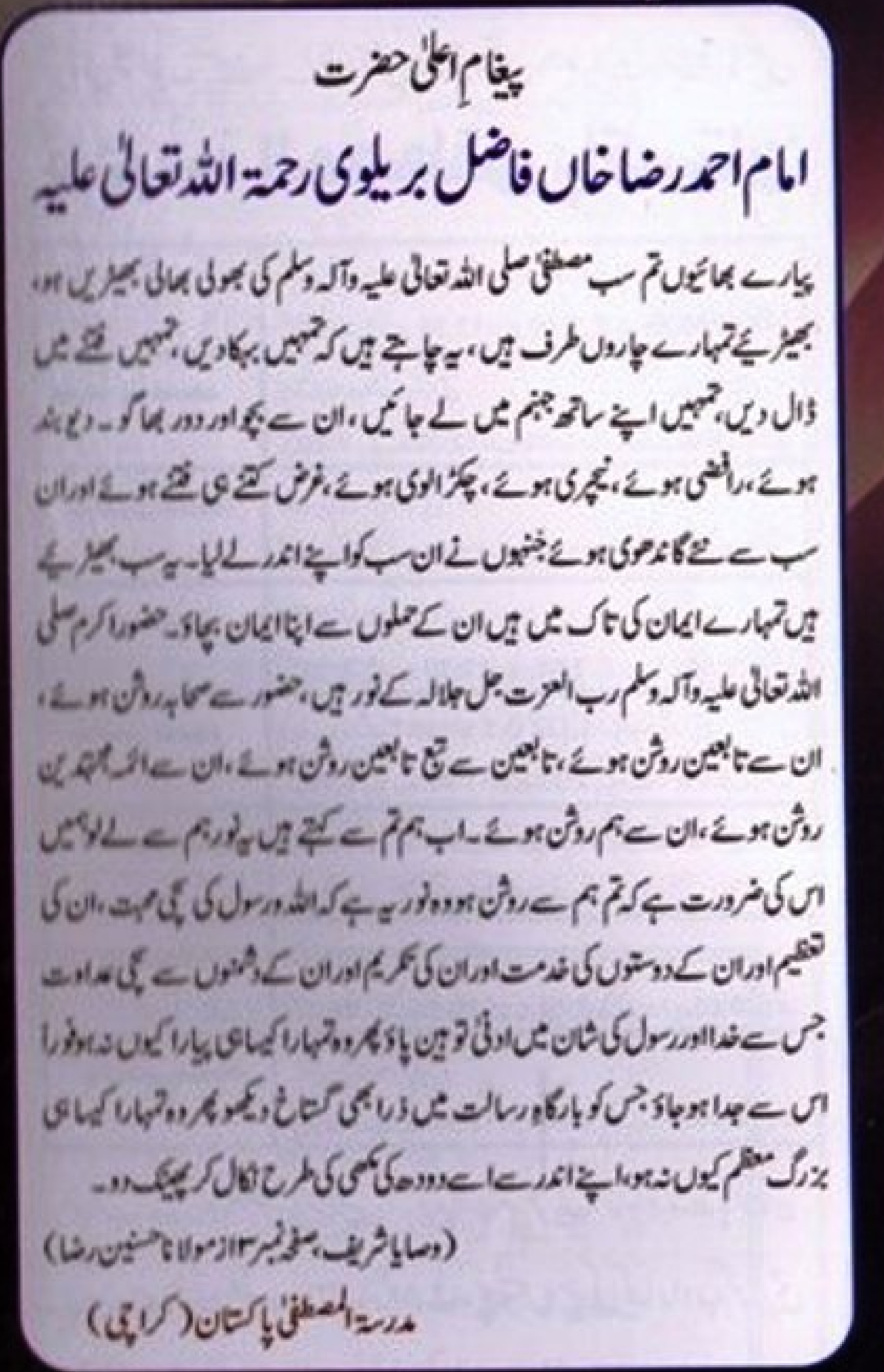

پیغامِ اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیارے بھائیوں تم سب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو، بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیو بند ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف، صفحہ نمبر ۱۳ از مولانا حسنین رضا)

مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان (کراچی)